سوال

والد سفر پر گیا تو دادے نے پوتی کے ناپسند کرتے ہوئے بھی شادی کردی تو کیا یہ عمل صحیح ہے ؟

جواب

لحمد للہ.

ں :

ح صحیح ہونے کے لیے شرط ہے کہ عقد نکاح کے وقت ولی یا اس کا وکیل موجود ہو اور وہ نکاح کرے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

ر (7557) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

رت بھی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کریگی اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے"

ر (24417) ابوداود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

کا باپ پھر اس کا بیٹا اور پوتا (اگر اس کا بیٹا ہو) پھر اس کا سگا اور حقیقی بھائی، پھر باپ کی جانب سے بھائی، پھر ان کے بیٹے، پھر عورت کے چچا، پھر چچا کے بیٹے پھر باپ کے چچا، پھر حکمرا"

ٰ (355/9).

ی ولی کی موجودگی اور اس کے حاضر ہونے یا وکیل بنانے کے امکان کی صورت میں دور والا ولی عورت کی شادی کرنے کا حق نہیں رکھتا.

ی کی غیر موجودگی میں دور والا ولی کسی لڑکی کی شادی کر دے تو اس میں اہل علم کا اختلاف پایا جاتا ہے، کچھ تو کہتے ہیں کہ : اگر وہ غیاب منقطع ہو یعنی اس کی کوئی خبر نہ ہو تو پھر دور کے ولی کو شادی کا حق ہے، اور کچھ کہتے ہیں کہ اگر قریب کے ولی سے رابطہ ممکن نہ ہو اور برابر کا مناسب رشتہ نہ ملنے کا خوف پیدا ہو جائے

ؔ ہیں کہ : کسی بھی حالت میں دور کا ولی شادی نہیں کر سکتا، بلکہ اس کی شادی حکمران کریگا.

. سوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

، بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں، اور نکاح میں قریب ترین ولی کا خیال رکھا جائیگا، کہ قریب ترین ولی شادی کرے، اور اگر قریب ترین ولی غائب ہو تو پھر علماء کا اختلاف ہے :

ں : جب قریب کا ولی غائب ہو اور اس کا رابطہ بھی نہ ہو تو دور کے ولی کے لیے شادی کرنا جائز ہے، مثلا اگر باپ غائب ہے تو پھر دادا شادی کریگا، اور یہ حکمران پر مقدم ہوگا، بالکل اسی طرح اگر قریب والا فوت ہو جائے.

ناف کے ہاں منقطع غائب کی حد یہ ہے کہ وہ کسی ایسے علاقے میں ہو جہاں سے سال میں صرف ایک بار قافلہ آتا ہو، اور قدوری نے بھی یہی اختیار کیا ہے.

، قول یہ ہے کہ : مدت کی کم از کم مدت پر ہو، کیونکہ اس کی زیادہ مدت کی انتہاء ہی نہیں.

. ایک قول یہ ہے کہ : جب اس حالت میں ہو کہ ولی کی رائے جاننے کے لیے وقت چاہیے اور اس سے برابر کا مناسب رشتہ نہ ملنے کا خوف ہو.

طع غائب یہ ہے کہ جس مساف کو مشقت و تکلیف سے ساتھ قطع کیا جائے، البھوتی نے موفق سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے : یہی اقرب الی الصواب ہے.... تو اس طرح مقطع غائب قصر کی مسافت سے زائد ہوگا، کیونکہ اس سے کم مسافت حاضر کے حکم میں ہوتا ہے.

. مالکیوں کے ہاں یہ ہے کہ اگر قریب ترین ولی غائب ہو تو غائب کی لڑکی کی شادی حکمران کریگا کوئی اور ولی نہیں اور ولی مجبر کی اجازت کے بغیر اس کی شادی کرنا نہ تو حکمران کے لیے جائز ہے اور نہ ہی دوسرے ولیوں کے لیے.

ان کا کہنا ہے اگر ولی کی اجازت کے بغیر حکمران یا کسی دوسرے ولی نے شادی کر بھی دی تو اس کا نکاح فسخ ہو جائیگا چاہے ولی نے علم ہونے کے بعد اسے برقرار بھی رکھا، اور چاہے اولاد بھی پیدا ہو گئی.

ت کا کہنا ہے : اگر نسب اور ولاء کے اعتبار سے قریب ترین ولی دو مرحلوں کی مسافت پر غائب ہو اور اس علاقے میں کسی کو وکیل بھی نہ بنایا ہو یا پھر قصر کی مسافت پر دو اس علاقے کا حکمران یا اس کا نائب اس کی شادی کریگا، نہ کہ اس علاقے کے علاوہ کوئی اور حکمران، اور صحیح یہی ہے کہ دور کا ولی بھی اس کی ش

یۃ (322/31).

ور "زاد المستقنع" میں ہے کہ :

یب ترین ولی اس کی شادی نہ کرے، یا اس میں اہلیت نہ ہو، یا پھر غائب منقطع ہو جس میں اسے ملنے کے لیے مشقت و تکلیف اٹھانی پڑے تو دور کا ولی اس کی شادی کریگا"

ؒ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

یا غائب منقطع ہو جس کو پانے کے لیے مشقت و تکلیف اٹھانا پڑے تو دور کا ولی اس کی شادی کریگا" یعنی عورت کا مثلا باپ یا بھائی یا اس کا ولی غائب ہو تو اس کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ : اس تک جانے کے لیے مشقت و تکلیف ہو تو دور کا ولی اس کی شادی کریگا.

. بت کی قید یہ لگائی ہے کہ اس کو مشقت اور تکلیف کے ساتھ قطع کیا جائے، تو وقت اور دور کے اعتبار سے یہ مختلف ہوگی، پہلے دور میں شہروں کے درمیان مسافت طے کرنے میں مشقت و تکلیف تھی، لیکن اب تو اتنی سہولت ہو چکی ہے کہ سفر کی ضرورت ہی نہیں رہی، بلکہ ٹیلی فون کے ذریعہ سے بات چیت

ر بعض اہل علم نے قید لگائی ہے کہ اگر غائب ایسا ہو کہ وہ رشتہ ہی نکل جائے یعنی مثلا وہ شخص کہے کہ میں دو تین یا دس دن یا ایک ماہ تک انتظار نہیں کر سکتا مجھے ایک دن میں ہی بتاؤ وگرنہ میں رشتہ نہیں کرتا.

ں صورت میں بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر غائب ہونے کی بنا پر برابری کا رشتہ ہاتھ سے نکل جانے کا خدشہ ہو تو اس کی ولایت ساقط ہو جائیگی....

: اگر ولی سے رابطہ کرنا ممکن ہو تو پھر دور کا ولی اس کی شادی نہ کرے؛ اس میں سبب یہ ہے کہ اگر اس حالت میں رابطہ ہوسکنے کے باوجود یہ کہیں کہ دور کے ولی کے لیے اس کی شادی کرنا جائز ہے تو اس سے بد نظمی پیدا ہوگی، اور ہر انسان جو کسی عورت سے شادی کرنا چاہے گا تو والد کے سفر مثلاً حج وغیرہ پر جا.

شلاً اگر فرض کریں کہ باپ یورپی ممالک میں ہے اور اس کے متعلق ہمیں خبر بھی نہیں تو یہاں ہم کہیں گے اس شخص کو تلاش کرنے کے لیے لڑکی کی مصلحت کو ختم نہیں کریں گے کیونکہ ممکن ہے اس سے رابطہ کرنے اور تلاش کرنے میں دو یا تین ماہ یا ایک برس لگ جائے اور ہمیں اس کی خبر نہ ہو.

ں لیے صحیح یہی ہے کہ جب قریب ترین ولی سے رابطہ کرنا ممکن ہو تو یہ واجب ہے، اور اگر ممکن نہیں اور برابر اور مناسب رشتہ کھو جانے کا خدشہ ہو تو پھر دور کا ولی اس کی شادی کر سکتا ہے" انتہی

غ (12/89-91).

م :

کے لیے خاوند اور بیوی کی رضامندی شرط ہے، اور باپ کے علاوہ کسی دوسرے ولی کو جمہور فقہاء کے ہاں اپنی بالغ اور کنواری بیٹی کو نکاح پر مجبور کرنا جائز نہیں، اس لیے دادے کو کنواری اور عقلمند لڑکی کو نکاح پر مجبور کرنے کا حق نہیں، اگر وہ اس کا نکاح کر دے اور لڑکی اس کو پسند نہ کرتی ہو تو یہ نکاح صحیح نہ

یۃ (41/259-267).

ں ہے کہ باپ بھی عاقل و بالغ کنواری بیٹی کو نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا، بلکہ اس سے اجازت لینی ضروری ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

ﻧﺪ والی) شادی شدہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا، اور نہ ہی کنواری کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کیا جائیگا، صحابہ کرام نے عرض کیا : اس کی اجازت کس طرح ہوگی؟

ل کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس کی اجازت اس کا سکوت اور خاموشی ہے "

بر (5136) صحیح مسلم حدیث نمبر (1419).

م بیان ہوئی ہے اس کی بنا پر اور باپ ایسا غائب نہیں کہ اس تک جانے میں مشقت برداشت کرنی پڑے کیونکہ اب تو مسافر کے ساتھ رابطہ کرنے میں بالکل آسان ہے... اور اس کے ساتھ کہ جب اسے نکاح کا علم ہوئے تو وہ اس کا انکار کرے، اور یہ بھی کہ بیوی اثنائے عقد میں بیوی اس شادی کو ناپسند کر

اللہ کا تقوی اختیار کریں، اور عورتوں کا نکاح ایسی شخص سے مت کریں جسے وہ ناپسند کرتی ہیں، اور وہ حدود اللہ کا کا خیال رکھیں، اور جس کو مقدم کرنا حق ہو اس پر کسی اور کو مقدم مت کریں.

انہ و تعالی سے دعا ہے کہ سب کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

121423